Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

باب نمبر 9

تعلیم

سوال 1: پاکستان میں رسمی تعلیم کے نظام کے ڈھانچے کی وضاحت درج ذیل عنوانات کے تحت کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2002,2003ء)

۱۔ پرائمری تعلیم	۲۔ مسجد سکول	۳۔ مڈل کی تعلیم	۴۔ ثانوی تعلیم
۵۔ اعلیٰ ثانوی تعلیم	۶۔ ڈگری سطح تک تعلیم	۷۔ ڈگری کی سطح سے بالا اعلیٰ تعلیم	

جواب: رسمی تعلیم:

جو تعلیم با قاعدہ طور پر کسی ادارے یعنی سکول، کالج یا یونیورسٹی میں حاصل کی جائے اسے رسمی تعلیم کہتے ہیں۔ ہر معاشرہ کچھ ایسے تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے جن میں تعلیم ایک واضح نصب العین اور نظریات کی روشنی میں تیار کردہ نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔

پاکستان میں رسمی تعلیم کا ڈھانچہ:

پاکستان میں رسمی تعلیم کے نظام کا ڈھانچہ درج ذیل ہے:

پرائمری تعلیم:

پاکستان میں پرائمری تعلیم پہلی سے پانچویں جماعت تک دی جاتی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ تعلیم کو اتنا عام کر دیا جائے کہ تمام سکول جانے کی عمر کے بچے سکول میں ضرور داخل ہوں۔ اس کے لیے قانون بنایا گیا ہے لیکن اس میں کچھ عملی مشکلات درپیش ہیں جن کے سدباب کیلئے حکومت ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ ان میں سب سے پہلے شعبہ تعلیم میں زیادہ سرمایہ کاری، اساتذہ کی بھرتی، عمارتوں کی فراہمی اور دیگر سہولتوں میں اضافہ اور نجی شعبہ میں تعلیمی اداروں کے قیام کی اجازت شامل ہے۔

مسجد سکول:

دیہی علاقوں میں رسمی تعلیم عام کرنے کے لیے حکومت نے مسجد مکتب سکیم کا اجراء کیا ہے۔ اس سکیم کے تحت مساجد کے فارغ اوقات میں مدرسے قائم کیے گئے ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ مخصوص علاقوں میں جہاں سکولوں کے لیے عمارتیں دستیاب نہ ہوں وہاں کی مسجد میں چھوٹا سا سکول بنا دیا جائے۔ ان مدرسوں میں بچوں کو تیسری جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ جہاں بچوں کو قرآن مجید اور دینیات کے علاوہ دیگر علوم کی بھی تعلیم دینا ممکن ہے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ بچوں کو ابتدائی تعلیم مہیا ہو سکے گی۔

مڈل تک تعلیم:

چھٹی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کو مڈل سطح کی تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سطح پر بھی تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ جو بچے پرائمری درجے تک تعلیم حاصل کر لیں ان کے لیے مڈل درجہ کی تعلیم کے انتظامات ہوں۔ بعض مخصوص علاقوں میں تعداد کے پیش نظر سکولوں کو اَپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اس مرحلہ پر عمومی تعلیم کے ساتھ فنی تعلیم کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔

ثانوی تعلیم:

نویں اور دسویں جماعتوں کی تعلیم کو ثانوی تعلیم کہتے ہیں۔ اس سطح پر تعلیمی سہولتیں بڑھانے کے لیے نئے ثانوی سکول کھولے جا رہے ہیں۔ بعض صورتوں میں مڈل سکولوں کو ثانوی سکول کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو مقبول اور مؤثر بنانے کے لیے تجربہ گاہیں اور ضروری سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس تعلیم کو سکینڈری سکول یا ہائی سکول کی تعلیم بھی کہتے ہیں۔ ریسورس سنٹر بھی قائم کیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو ضروری

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

سہولیات فوراً میسر آسکیں۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم:

کالجوں میں جو تعلیم گیارہویں اور بارہویں جماعتوں میں دی جاتی ہے اسے انٹرمیڈیٹ یا اعلیٰ ثانوی تعلیم کہا جاتا ہے۔اس سطح پر تعلیم کو کئی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔مثلاً میڈیکل، انجینئرنگ، آرٹس (عمرانی علوم) جنرل سائنس گروپ وغیرہ۔اس کے علاوہ بعض کالجوں میں کامرس کی تعلیم کا علیحدہ گروپ بھی ہوتا ہے۔خصوصی طور پر کئی کامرس کالج بھی قائم کیے گئے ہیں جو صرف کامرس کے میدان میں تعلیم دیتے ہیں۔اس تعلیم کو ہائر سیکنڈری کی تعلیم بھی کہا جاتا ہے۔

ڈگری سطح تک تعلیم:

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد ڈگری کی سطح پر تعلیم کئی شعبوں میں تقسیم ہوجاتی ہے:

i- دو سالہ بی اے یا بی ایس سی کورس طلبا اور طالبات کی اکثریت کرتی ہے۔

ii- تین سالہ بی اے آنرز یا بی ایس سی آنرز کورس کا مقررہ عرصہ گزار کر امتحان پاس کرنے پر ڈگری ملتی ہے۔

درج بالا دونوں شعبوں میں تعلیم عام طور پر ڈگری سطح کی تعلیم کہلاتی ہے۔

ڈگری کی سطح سے بالا اعلیٰ تعلیم:

اس سطح پر ایم اے یا ایم ایس سی کی تعلیم ہے۔اس کے علاوہ محدود پیمانے پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سہولتیں بھی ہیں۔اسے پوسٹ گریجوایٹ سطح کی تعلیم بھی کہتے ہیں۔

بی اے یا بی ایس سی کرنے کے بعد دو سال تعلیم حاصل کرنے اور یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب ہونے پر ایم سی ایس یا ایم ایس سی اور ایم بی اے کی ڈگری ملتی ہے۔جن طلبا اور طالبات نے تین سالہ آنرز کورس کیا ہوتا ہے وہ آنرز کورس کے بعد ایم اے یا ایم ایس سی کی ڈگری ایک سال میں حاصل کرسکتے ہیں۔عام طور پر اس سطح کی تعلیم یونیورسٹیوں میں ہوتی ہے۔بعض کالجوں کو بھی ایم اے اور ایم ایس سی کی کلاسیں جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے کیونکہ ان کے پاس ضروری سہولتیں موجود ہیں اور حال ہی میں حکومت نے بعض کالجوں کو یونیورسٹی قرار دے دیا ہے۔

ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرنے کے لیے کچھ عرصے سے طلباء اور طالبات کی تعداد بہت کم ہوگئی تھی۔شاید اس کی بڑی وجہ مالی معاملات اور یونیورسٹیوں کا صرف بڑے شہروں میں واقع ہونا ہو۔دوران ملازمت کالج کے اساتذہ کو داخلے کی صورت میں مع تنخواہ رخصت دے کر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے کے مواقع مہیا کئے گئے ہیں۔اس طرح تمام شعبوں میں اعلیٰ ماہرین پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم:

میڈیکل کی ڈگری ایم۔بی۔بی۔ایس (M.B.B.S) کہلاتی ہے اور انجینئرنگ کی ڈگری کو بی۔ایس۔سی (B.Sc) انجینئرنگ کہتے ہیں۔کامرس کی ڈگری کو ایم۔کام (M.Com) کہتے ہیں۔قانون میں ڈگری کو ایل۔ایل۔بی (LL.B) کہتے ہیں۔یہ تمام ڈگریاں کسی نہ کسی یونیورسٹی کی طرف سے عطا ہوتی ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف رجحان:

موجودہ دور میں کمپیوٹر تعلیم کا اہم جزو بن گیا ہے۔کمپیوٹر کی تعلیم کے لیے کالجوں میں علیحدہ شعبے قائم کردیے گئے ہیں۔حکومت نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے خصوصی توجہ دے کر حال اور مستقبل کی جدید اور فوری ضرورتوں کی تکمیل کردی ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب یونیورسٹی میں خصوصی کالج قائم کیا گیا ہے جہاں سینکڑوں طلبا کو داخلہ مل رہا ہے۔پنجاب حکومت نے پنجاب بورڈ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی قائم کردیا ہے۔ورچوئل یونیورسٹی بھی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

قائم کی گئی ہے جو فاصلاتی تعلیم کے طریقے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے حصول میں مددگار ہوگی۔ ورچوئل یونیورسٹی کے لیکچرز T.V. اور انٹرنیٹ پر آتے ہیں۔

اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد کمپیوٹر کی تعلیم پر مشتمل کئی چھوٹے بڑے کورسز کرنے کو ملتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ساتھ ڈگری حاصل کرنے کو BCS کہتے ہیں۔

س2: شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل بیان کیجیے نیز ان مسائل کے حل کے لیے تجاویز دیجیے۔ (لاہور بورڈ 2007ء)

جواب: شعبہ تعلیم کے مسائل اور حل

پاکستان نے تعلیمی شعبہ میں کافی ترقی کی ہے لیکن اس کے باوجود چند ایک مسائل ہیں جن کا حل تلاش کیا جانا ضروری ہے۔

ا۔ کم شرح خواندگی:

شعبہ تعلیم کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ رسمی طور پر تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ ہماری خواندگی کی شرح بہت کم ہے جبکہ ترقی کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ آبادی عمومی، فنی اور رسمی تعلیم سے بہرہ ور ہو۔ اس طرف حکومت نے توجہ دی ہے خیال ہے کہ جلد بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

حل یا تجویز:

i- تعلیمی سہولتوں کو بہتر بنا کر شرح خواندگی میں اضافہ کیا جائے۔

۲۔ پست تعلیمی معیار:

شعبہ تعلیم کو درپیش ایک مسئلہ پست تعلیمی معیار کا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً غیر تربیت یافتہ اور اوسط صلاحیتوں والے اساتذہ کی سیاسی کوٹے پر تقرریاں، بہتر صلاحیت والے اساتذہ تیار کرنے والے تربیتی اداروں کی کمی۔ بہتر اساتذہ کی کمی، لائبریری اور لیبارٹری کی ناکافی سہولتیں اور طریقہ امتحان کا ناقص ہونا زیادہ اہم ہیں۔ محض امتحان پاس کر کے ڈگری حاصل کرنا اتنا اہم مقصد بنتا جا رہا ہے کہ بہت سے امیدوار ناجائز ذرائع استعمال کر کے امتحان میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔

حل یا تجویز:

پست معیار تعلیم کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ نظام امتحانات کو مختلف خامیوں سے پاک کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

۳۔ معیاری نصابی کتب کی کمی:

شعبہ تعلیم کو درپیش ایک اہم مسئلہ کتابوں اور ضروری مواد کی فراہمی کا ہے۔ نصاب تعلیم میں وقتاً فوقتاً تبدیلی ہوتی رہتی ہے تاکہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر نصاب تعلیم میں ضروری ردوبدل ہو۔ بارہویں جماعت تک نصاب کی کتابیں چاروں ٹیکسٹ بورڈ تیار کروا کے چھپواتے ہیں۔ اعلیٰ سطح پر نصابی کتب کے مسائل دو طرح کے ہیں۔ ایک معیاری نصابی کتب کی کمی، دوسرا جو غیر ملکی کتابیں استعمال کی جاتی ہیں وہ اتنی مہنگی ہیں کہ ہر طالب علم انہیں خرید نہیں سکتا۔ بیشتر کتابیں انگریزی میں ہیں اور اردو زبان میں معیاری کتابوں کی کمی ہے۔

حل یا تجویز:

نصابی کتب پر نظر ثانی کی جائے اور معیاری کتب لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

۴۔ محدود ہم نصابی سرگرمیاں:

ہمارے تعلیمی اداروں میں صحت مندانہ ہم نصابی سرگرمیاں اور سماجی مشاغل کی سہولتیں محدود ہونا بھی شعبہ تعلیم کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس وجہ سے بعض اوقات طلبہ گروہی سیاست اور غیر تعمیری مشاغل میں پڑ جاتے ہیں جن کے منفی اثرات ان کی تعلیم و تربیت پر پڑتے ہیں۔

حل یا تجویز:

ہم نصابی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۵۔ مشیر کا عدم تقرر:

سکولوں اور کالجوں میں طلبا و طالبات کے تعلیمی و ذاتی مسائل اور مستقبل کے لیے رہنمائی کی کمی ہے۔ اکثر سکولوں اور کالجوں میں ان امور کو طے کرنے کے لیے کوئی انتظامات نہیں ہوتے جس کی وجہ سے طلبا و طالبات کو پریشانی ہوتی ہے اور بعض دفعہ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ ان کے لیے کون سے مضامین یا تعلیم کا کون سا شعبہ موزوں رہے گا۔ ان امور سے متعلق رہنمائی کے فقدان اور غلط فیصلوں سے تخلیقی صلاحیتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

حل یا تجویز:

طلبا و طالبات کو ان کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے تعلیمی اداروں میں مشیر کا تقرر کیا جائے جو طلبہ کو مضمون کے انتخاب میں مشورہ دے۔

۶۔ محدود معاشی وسائل:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے آبادی اور وسائل میں توازن موجود نہیں جس کی وجہ سے پاکستان تعلیم پر قومی آمدنی کا صرف 2 فیصد سالانہ خرچ کر رہا ہے۔ جبکہ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کو قومی آمدنی کا کم از کم 4 فیصد تعلیم پر خرچ کرنا چاہیئے۔ اس کی وجہ سے شعبۂ تعلیم مالی مسائل کا شکار ہے۔ اس کے علاوہ کرپشن کی وجہ سے بھی وسائل کی کافی شرح لوگوں کی ذاتی جیبوں میں چلی جاتی ہے۔

حل یا تجویز:

پاکستان کو تعلیمی بجٹ میں اضافہ کرنا ہوگا علاوہ ازیں کرپشن کا خاتمہ کرنا ہوگا تاکہ تمام بجٹ تعلیم پر خرچ کیا جا سکے۔

۷۔ تعلیمی اداروں کی کمی:

ہمارے ملک کی واضح اکثریت دیہاتوں میں آباد ہے جہاں ابتدائی تعلیم کے لیے تعلیمی اداروں کی بھی کمی ہے جبکہ اعلیٰ تعلیم کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں جس کی وجہ سے بہت سارے طالب علم تعلیم حاصل نہیں کر پاتے۔

حل یا تجویز:

حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ تعلیمی اداروں میں اضافہ کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں میں تعلیم کو عام کیا جا سکے۔

۸۔ متفرق تعلیمی سہولتوں کی کمی:

تعلیم کے لیے نقل و حمل، پانی، بجلی اور دیگر سہولتوں کی کمی ہے۔ گاؤں سے شہر جانے کے لیے ٹرانسپورٹ کم پڑ رہی ہیں جس کی وجہ سے اکثر طلباء تعلیم حاصل نہیں کر پاتے۔

حل یا تجویز:

حکومت کو تعلیمی اداروں میں تمام سہولتیں مہیا کرنے کے لیے مناسب اقدامات کرنے ہوں گے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

۹۔ بے روزگاری:

ہمارے ملک میں بیروزگاری عام ہے تعلیم حاصل کرنے کے بعد لوگوں کی اکثریت مناسب روزگار نہ ملنے کی وجہ سے نہ صرف اپنے خاندان پر بلکہ ملک پر بوجھ بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں میں تعلیم حاصل کرنے کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ والدین کی اکثریت غریب ہے جو تعلیم پر ہونے والے اخراجات برداشت نہیں کر پاتے اور بچوں کو تعلیم دلوانے کی بجائے ابتدائی عمر سے ہی کام کی طرف راغب کرتے ہیں۔

حل یا تجویز:

حکومت کو بیروزگاری کے خاتمے کے لیے مناسب اقدامات کرنے ہوں گے۔ علاوہ ازیں پنجاب حکومت نے میٹرک تک تعلیم مفت قرار دے دی ہے جس کے آنے والے دنوں میں مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

۱۰۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی کمی:

ہمارے ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کی کمی ہے۔ اس کے علاوہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے درکار مناسب سہولتوں مثلاً لیباٹریز اور دیگر ساز و سامان کی کمی ہے۔ عام طور پر لوگ عمومی تعلیم کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ جو لوگوں میں شعور تو پیدا کرتی ہے لیکن مہارت پیدا کرنے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے بیروزگاری جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حل یا تجویز:

حکومت کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے مناسب اقدامات کرنے ہوں گے۔ سکولوں اور کالجز میں سائنس لیبارٹریز اور دیگر مناسب ساز و سامان مہیا کرنا ہوگا اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے مزید ادارے قائم کرنا ہوں گے۔

۱۱۔ ماہر اساتذہ کی کمی:

پاکستان میں ماہر اساتذہ کی کمی ہے جس کی وجہ سے بہت سارے اداروں میں ماہر اساتذہ یا تو سرے سے موجود ہی نہیں ہیں یا پھر طلباء کی تعداد کی نسبت کم ہیں۔ نیز ان اساتذہ میں جدید نظام کے مطابق تعلیم دینے کا بھی فقدان ہے۔

حل یا تجویز:

حکومت کو چاہیے کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں ماہر اساتذہ کا تقرر کرے۔

۱۲۔ متضاد حکومتی پالیسیاں:

پاکستان میں حکومتوں کا تبدیل ہونا آئے دن کا معمول بن چکا ہے جس کی وجہ سے حکومتی پالیسیوں میں تسلسل نہیں پایا جاتا اور حکومت کی متضاد پالیسیوں کی وجہ سے شعبۂ تعلیم پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔

حل یا تجویز:

حکومت کو چاہیے کہ ٹھوس بنیادوں پر تعلیم عام کرنے کے لیے دیرپا پالیسیاں تشکیل دے۔

۱۳۔ سیاسی کوٹے پر تقرریاں:

شعبۂ تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ سیاسی کوٹے پر اساتذہ کی بھرتیاں ہیں جو سیاسی کام زیادہ اور تعلیمی کام کم کرتے ہیں۔

حل یا تجویز:

اساتذہ کی اہلیت کو مدِّ نظر رکھا جائے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

۱۴۔ فنڈز کی خرد برد:

شعبہ تعلیم میں فنڈز کم ملتے ہیں وہ بھی بدعنوان عناصر کھا جاتے ہیں جو شعبہ تعلیم کو مسائل سے دوچار کر دیتے ہیں۔

حل یا تجویز:

آڈٹ کا نظام بہتر بنایا جائے۔

۱۵۔ اساتذہ کے مسائل سے عدم توجہی:

حکومت اساتذہ کے مسائل سے آگاہ ہونے کے باوجود اُن پر بھرپور توجہ نہیں دیتی جس کی وجہ سے اساتذہ کی تعلیم میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

حل یا تجویز:

اساتذہ کے مسائل کو حل کیا جائے۔ ان کی تنخواہوں میں اضافہ کر کے ان کا مقام بحال کیا جائے۔

۱۶۔ مستعار اساتذہ (Contract Base)

حکومت نے شعبہ تعلیم میں تین سال کے لئے مستعار اساتذہ کو بھرتی کیا ہے جو دلچسپی سے نہیں پڑھاتے اور شعبہ تعلیم میں مسائل کا باعث ہیں۔

حل یا تجویز: اساتذہ کو مستقل بنیادوں پر بھرتی کیا جائے تاکہ اُن کا احتساب ہو سکے۔

ناقص امتحانی نظام:

ہمارے ملک میں امتحان کا نظام ناقص ہے۔ بوٹی مافیا اور نقل کا رجحان امتحانی مراکز میں غنڈہ گردی اور اقربا پروری بھی نے شعبہ تعلیم نے مسائل کی بنیاد رکھی ہے۔

حل یا تجویز:

امتحانی نظام کو بہتر بنایا جائے اور بوٹی مافیا کا خاتمہ کیا جائے اور امتحانی مراکز میں ہر قسم کی مداخلت سے پاک کیا جائے۔

سکولوں کا غیر موزوں محلِ وقوع:

ہمارے ملک میں سکول آبادی سے دور بنائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچے سکول تک جانے سے قاصر رہتے ہیں۔

حل یا تجویز:

سکولوں کو آبادی کے قریب بنایا جائے۔ اور تعلیم کو مفت کر دیا جائے۔

اساتذہ کی غیر حاضری کا رجحان:

اساتذہ اکثر سکول سے غیر حاضر رہتے ہیں اور دور دراز کے دیہی علاقوں کے سکولوں میں اساتذہ کی حاضری نہایت کم ہوتی ہے۔

حل یا تجویز:

اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنایا جائے اور باز کا نظام بہتر بنایا جائے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

جذبہ حب الوطنی کا فقدان:

ہمارے ملک میں جذبہ حب الوطنی کا فقدان ہے جو ہماری تعلیمی ترقی میں اہم رکاوٹ ہے۔ ہم اپنے بچوں کو بیرون ملک تعلیم کے لئے بھیج سکتے ہیں لیکن اپنے ملک میں شعبۂ تعلیم کی بہتری کا کوئی حل تلاش نہیں کرتے۔

حل یا تجویز:

لوگوں کے اندر ملک کے لئے محبت پیدا کی جائے اور احساسِ ذمہ داری بھی پیدا کی جائے۔ حکومت کو چاہیے کہ شعبۂ تعلیم میں اخلاقی اقدار کو بحال کرے اور باز پُرس کا نظام لاگو کرے۔

سوال 3: قومی تعلیمی پالیسی (2010-1998ء) کے صرف دس نکات بیان کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2006ء)

جواب: قومی تعلیمی پالیسی (نیشنل ایجوکیشن پالیسی) 2010-1998ء

1998ء میں نواز شریف حکومت نے شرح خواندگی کو بڑھانے اور تعلیم کو عام کرنے کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی اور جس کے کوآرڈینیٹر ایک ماہرِ تعلیم احسن اقبال صاحب تھے۔ اس پالیسی کو نیشنل ایجوکیشن پالیسی کا نام دیا گیا ہے۔ نئی ایجوکیشن پالیسی کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

پرائمری سکولوں کا قیام:

نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت پینتالیس ہزار (45,000) نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے اور ایک لاکھ نئے اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے 2.88 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

ڈبل شفٹ کا آغاز:

موجودہ بیس ہزار (20,000) پرائمری سکولوں میں ڈبل شفٹ کا آغاز کیا جائے گا۔

نصاب تعلیم کی اصلاح:

پرائمری کے نصاب میں اصلاحات کی جائیں گی اور انگریزی کو ابتدائی کلاسوں سے پڑھایا جائے گا۔

طلباء کی شرح داخلہ میں اضافہ:

اگلے پانچ سالہ منصوبے (2003-1998ء) کے دوران مڈل سکولوں میں طلبا کی شرح داخلہ میں اضافہ کیا جائے گا۔

جدید مضامین کا آغاز:

چھٹی جماعت سے بین الاقوامی معیار کے مطابق نئے مضامین مثلاً ٹیلی کمیونیکیشن، مواصلات، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، پٹرولیم، ٹیکسٹائل، زراعت اور مختلف صنعتوں سے متعلق جدید مضامین کی تدریس کو ممکن بنایا جائے گا۔

سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کا قیام:

اس تعلیمی پالیسی کے تحت انیس ہزار (19,000) سیکنڈری سکول اور سات سو پچاس (750) ہائیر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی:

تعلیم کے فروغ کے لیے ہر ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی قائم کی جائے گی۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

نئے پولی ٹیکنیک اداروں کا قیام:

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے نصاب پر نظر ثانی کی جائے گی اور ملک میں 126 نئے پولی ٹیکنیک ادارے کھولے جائیں گے۔

نیشنل ٹیسٹنگ سروس کا قیام:

فنی اور پیشہ ورانہ اداروں میں طلبا کے داخلوں اور اساتذہ کی بھرتی کے لیے ''نیشنل ٹیسٹنگ سروس'' کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

میٹرک ٹیک (Tech) کا آغاز:

میٹرک (سائنس) کے متوازی میٹرک ٹیک (Tech) کا آغاز کیا جائے گا۔

اسلامیات کی لازمی تعلیم:

پہلی جماعت سے بی۔اے تک اسلامیات کا مضمون لازمی ہوگا۔

قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم:

پہلی سے آٹھویں جماعت تک قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم لازمی ہوگی اور ناظرہ قرآن نہ پڑھے طلبہ کا نہم جماعت کے لیے داخلہ نہ بھیجا جا سکے گا۔

نئے تعلیمی اداروں کا قیام:

اسی تعلیمی پالیسی کے تحت مزید 23 یونیورسٹیاں، 500 ڈگری کالج اور 250 پیشہ ورانہ کالج کھولے جائیں گے۔

آنرز کورس کا اجراء:

دو سالہ ڈگری کورس کے ساتھ ساتھ تین سالہ بی۔ایس۔سی آنرز کورس کا اجراء کیا جائے گا۔

سکالرشپ کا آغاز:

اعلیٰ تعلیم کے لیے ہر سال ایک سو ذہین طلباء کو بیرون ملک حکومتی سکالرشپ پر بھیجا جائیگا جواب بڑھا کر پانچ سو طلبہ کر دیا گیا ہے۔

تعلیمی ریسرچ سینٹرز کا قیام:

تعلیمی ریسرچ کے لیے موجودہ مراکز کی بہتری عمل میں لائی جائیگی اور نئے ریسرچ سنٹر قائم کیے جائیں گے۔

نقل اور بوٹی مافیا کا خاتمہ/ نظام امتحان کی بہتری:

امتحانات اور نتائج کی تیاری میں نقل، بوٹی مافیا اور ہیرا پھیری کا مکمل سدِ باب کیا جائے گا۔

نجی شعبے کی شمولیت:

نئے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے نجی شعبے کو بھی شامل کیا جائے گا۔

تعلیمی اداروں میں مقامی آبادی کا تعاون:

سکولوں کے معاملات اور دوسرے امور کی نگرانی اور ان کی حفاظت کے لیے مقامی آبادی سے لوگوں کو سکول انتظامیہ میں شامل کیا جائے گا تاکہ سکولوں کے مقامی حالات کو بہتر طریقے سے چلایا جا سکے۔مثلاً مقامی ناظم اور شہر کے معتبر افراد وغیرہ

دینی مدارس کا قیام:

اس پالیسی کے تحت مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس، اکنامکس، کمپیوٹر اور دیگر معاشرتی علوم کی تعلیم اور انگریزی تعلیم کو بھی مذہبی تعلیم کے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

اداروں میں ضروری قرار دیا جائے گا۔

سوال 4: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیے۔ (لاہور بورڈ 10-2003ء)

1۔ تعلیم بالغاں　　2۔ دینی مدارس　　3۔ خط و کتابت سے فاصلاتی تعلیم

4۔ پیشہ ورانہ تعلیم　　5۔ ناخواندگی　　6۔ محکمہ تعلیم (سکولز) میں بنیادی کمزوریاں

7۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف رجحان

جواب: 1۔ تعلیم بالغاں: (لاہور بورڈ 2010ء)

تعریف:

تعلیم بالغاں سے مراد ایسی تعلیم ہے جس سے بڑی عمر کے لوگوں میں پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی رہی ہے۔ ملک میں مختلف مقامات پر تعلیم بالغاں کے مراکز قائم کئے گئے ہیں جہاں بالغ مردوں اور خواتین کو لکھنا اور پڑھنا سکھایا جارہا ہے۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو کا کردار:

تعلیم بالغاں کے پروگرام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد اس ضمن میں نہایت مفید پروگرام چلا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ورچوئل یونیورسٹی بھی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اس تعلیم کے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ:

وفاقی حکومت نے 1986ء میں کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ قائم کیا تھا جس کا مقصد ملک میں خواندگی کی شرح کو بڑھانا تھا اور اس کمیشن کا مقصد تعلیم بالغاں کو فروغ دینا بھی تھا۔

نئی روشنی سکول:

1986ء میں حکومت نے 10 تا 14 سال کی عمر کے وہ بچے جو سکول سے خارج ہو جاتے تھے، اُن کے لیے لٹریسی پروگرام ''نئی روشنی سکول'' منصوبہ ملکی سطح پر شروع کیا گیا۔ اس کی ابتداء بڑے بھرپور طریقہ سے ہوئی۔ اکثر علاقوں میں یہ کامیابی سے رواں ہو گیا لیکن نئی حکومت نے دو سال بعد 1988ء میں بند کر دیا۔ اس کے بعد خواندگی کو بڑھانے کیلئے منصوبہ اتنا جامع اور مؤثر جاری نہ ہو سکا۔

مسجد سکول (مسجد مکتب سکیم):

دیہی علاقوں میں رسمی تعلیم عام کرنے کے لیے حکومت نے مسجد مکتب سکیم کا اجراء کیا۔ اس سکیم کے تحت مساجد کے فارغ اوقات میں مدرسے قائم کے گئے۔ کوشش کی گئی تھی کہ اُن مخصوص علاقوں میں جہاں سکولوں کے لیے عمارتیں دستیاب نہ ہوں وہاں کی مسجد میں چھوٹا سا سکول بنا دیا جائے۔ ان مدرسوں میں بچوں کو تیسری جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ بچوں کو قرآن مجید اور دینیات کے علاوہ دیگر علوم کی بھی تعلیم دینا ممکن ہے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ بچوں کو ابتدائی تعلیم مہیا ہو سکے گی۔ اس سکیم کے تحت تعلیم بالغاں کا بھی انتظام کیا گیا۔

2۔ دینی مدارس: (لاہور بورڈ 2010ء)

مذہبی تعلیم کا سب سے بڑا ذریعہ:

بڑی بڑی مساجد کے ساتھ عام طور پر دینی مدارس اور درس گاہیں قائم کی جاتی رہی ہیں۔ آج بھی ایسے اَن گنت دینی مدرسے پاکستان کے کئی شہروں اور دیہاتوں میں چل رہے ہیں۔ ان مدارس میں دینی تعلیم (روایتی مسلک کی تعلیم) دی جاتی ہے۔ اس طرح دینی تعلیم کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

جدید تعلیم کا ذریعہ:

عام طور پر دینی مدارس میں شروع شروع میں دینی تعلیم دی جاتی تھی۔ جدید علوم نہیں پڑھائے جاتے تھے۔ نئی حکومت نے مدارس کے منتظمین کو مجبور کرنا شروع کیا ہے کہ وہ دینی مسلکی تعلیم کے ساتھ جدید مضامین کی تعلیم دلانے کا بندوبست بھی کریں تاکہ فارغ التحصیل ہونے والے نوجوان معاشرے کے دیگر شعبوں میں جذب ہو سکیں۔

مدارس کی رجسٹریشن:

نئی حکومت نے مدارس کی رجسٹریشن کا باقاعدہ بندوبست کیا ہے تاکہ تمام دینی مدارس اپنا نصاب مرتب کریں۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی دیں تاکہ یہاں سے فارغ ہونے والے طلبہ و طالبات ڈگریاں حاصل کر سکیں۔ حکومت نے اس بات کا بندوبست بھی کیا ہے کہ ان ڈگریوں کو ملکی سطح پر تصدیق شدہ ڈگری قرار دیا جائے تاکہ روزگار کے حصول کے لیے کسی قسم کا کوئی مسئلہ سامنے نہ آ سکے۔ ان اداروں کی باقاعدہ رجسٹریشن محکمہ تعلیم اور تعلیمی بورڈز کے ہاں کی گئی ہے۔

اہم دینی مدارس:

ملک کے طول و عرض میں بے شمار دینی مدارس قائم ہیں۔ ان میں جامعہ اشرفیہ لاہور، دار العلوم بنوری ٹاؤن کراچی، منصورہ مولانا مودودی انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ لاہور اور جامعہ نعیمیہ لاہور وغیرہ مشہور ہیں۔

3۔ خط و کتابت سے فاصلاتی تعلیم (Distant Education) (لاہور بورڈ 2010ء)

تعریف:

کسی باقاعدہ قائم شدہ تعلیمی ادارے میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کی بجائے گھر بیٹھ کر بھی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے، اسے فاصلاتی تعلیم کہتے ہیں۔

پاکستان میں فاصلاتی تعلیم کا تصور:

پاکستان میں فاصلاتی تعلیم کا تصور جی۔ اے۔ الانہ نے دیا۔

افادیت:

یہ طریقہ تعلیم ان لوگوں کے لیے مفید ہوتا ہے جو اپنی ملازمت یا زندگی کی دوسری مصروفیات کی وجہ سے کسی تعلیمی ادارے میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لیے ایسے لوگوں میں خواندگی کی شرح کو بڑھانے اور اُن کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم دینے میں بہت معاون ثابت ہو رہا ہے۔

طریقہ تدریس:

یہ تعلیم خط و کتابت کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے بھی اس ضمن میں تعلیمی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت نصاب کی کتب براہِ راست طلبہ و طالبات کو ارسال کی جاتی ہیں اور بعد میں ان کے امتحان کا انتظام کیا جاتا ہے۔

فاصلاتی تعلیم دینے والے ادارے:

اعلیٰ ثانوی اور ڈگری کی سطح پر خط و کتابت کے ذریعے تعلیم دینے کے ضمن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد خاطر خواہ کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ورچوئل یونیورسٹی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد بھی فاصلاتی طریقہ تعلیم کے ذریعے لوگوں کو تعلیم کی سہولتیں مہیا کر رہی ہیں۔ یاد رہے کہ اسلامک یونیورسٹی صرف عربی اور دوسرے فقہی کورس کروا رہی ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ڈگری کی حیثیت:

اس یونیورسٹی کی ڈگری کو دوسری یونیورسٹیوں اور اعلیٰ ثانوی بورڈ کی ڈگری کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ ہزاروں لوگ جو باقاعدگی سے تعلیمی اداروں میں مطلوبہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے اس یونیورسٹی سے بذریعہ ڈاک تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

پرائیویٹ طریقۂ تعلیم:

بعض مضامین میں ثانوی تعلیم کی سطح سے ایم اے کی سطح تک خود تیاری کر کے پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے امتحان دینے کی اجازت بھی حاصل ہے۔ اس سہولت کی بدولت بہت سے ملازمت پیشہ افراد اپنی تعلیمی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور اپنی ملازمت میں بہتر درجات تک پہنچ جاتے ہیں۔

4۔ پیشہ ورانہ تعلیم: (لاہور بورڈ 2010ء)

تعریف:

ایسی تعلیم جو کسی خاص پیشے کو اختیار کرنے کے لیے حاصل کی جائے اُسے پیشہ ورانہ تعلیم کہتے ہیں یا سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو پیشہ ورانہ تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم نہ صرف انسان میں شعور پیدا کرتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فن اور مہارت کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار کرتی ہے۔ مثلاً ڈاکٹری، انجینئرنگ، قانون اور کامرس وغیرہ کی تعلیم پیشہ ورانہ تعلیم کہلاتی ہے۔

میڈیکل کی ڈگری ایم۔بی۔بی۔ایس (M.B.B.S) کہلاتی ہے اور انجینئرنگ کی ڈگری کو بی۔ایس۔سی (B.Sc) انجینئرنگ کہتے ہیں۔ کامرس کی ڈگری کو ایم۔کام (M.Com) کہتے ہیں۔ قانون میں ڈگری کو ایل۔ایل۔بی اور (L.L.M) کہتے ہیں۔ یہ تمام ڈگریاں کسی نہ کسی یونیورسٹی کی طرف سے عطا ہوتی ہیں۔

دورِ جدید کی بنیادی ضرورت:

پیشہ ورانہ تعلیم دورِ جدید کی بنیادی ضرورت ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور مجموعی قومی ترقی کے لیے فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس تعلیم کے ذریعے نہ صرف انسان اپنے لیے روزگار کے مواقع خود پیدا کرتا ہے بلکہ ملک پر بوجھ بننے کی بجائے ملک کا ایک مفید، کار آمد اور بہتر شہری بن جاتا ہے۔

فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے ادارے:

۱۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لیے انجینئرنگ یونیورسٹیاں، میڈیکل کالج، پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، کالجز آف ٹیکنالوجی، ووکیشنل اور کمرشل انسٹی ٹیوٹ، اساتذہ کی تربیت کے ادارے، اکاؤنٹس کی تعلیم کے ادارے اور انہی خطوط پر کئی دیگر ادارے کام کر رہے ہیں۔ ہر صوبے میں ''محکمہ محنت'' کے تحت فنی تربیت کے کئی ادارے جزوی تربیت دے رہے ہیں۔

۲۔ ڈاکٹری کی تعلیم کے لیے کئی میڈیکل کالج قائم ہیں۔ کراچی اور لاہور میں پرائیویٹ میڈیکل یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ لاہور میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز قائم کر دی گئی ہے۔ پنجاب کے تمام میڈیکل کالجز اور میڈیکل کی تعلیم سے متعلق دیگر انسٹی ٹیوٹ بھی اسی یونیورسٹی سے منسلک ہو جائیں گے۔

۳۔ زراعت کی اعلیٰ تعلیم کے لیے زرعی یونیورسٹیاں اور زرعی کالج قائم ہیں۔ اس سلسلے میں فیصل آباد کی ایگریکلچر یونیورسٹی ملک بھر میں اہمیت کی حامل ہے۔

۴۔ گونگے، بہرے، نابینا اور دوسرے معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ملک میں سرکاری اور غیر سرکاری سرپرستی میں بہت

TopStudyWorld.com

سے ادارے کام کر رہے ہیں جو ان بچوں کو عمومی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی ہنر بھی سکھاتے ہیں۔

۵۔ لاہور میں مویشیوں سے متعلق تعلیم کے کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

۶۔ فیصل آباد میں موجود ٹیکسٹائل کالج کے درجہ کو بڑھا دیا گیا ہے۔

۷۔ لاہور کے دو بڑے زنانہ اور مردانہ کالجوں کو جو کہ خود مختار تھے، یونیورسٹیوں کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اساتذہ کی تربیت سے متعلق تمام کالجوں کو مدغم کر کے یونیورسٹی آف ایجوکیشن قائم کر دی گئی ہے۔

پیشہ ورانہ تعلیم میں چارٹر یونیورسٹیوں کا کردار:

بڑے شہروں میں اَن گنت نجی ادارے برائے پیشہ ورانہ اعلیٰ تعلیم قائم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ڈگری ایوارڈ کرنے کے چارٹر بھی مل چکے ہیں۔ پنجاب میں کئی نئی سرکاری اور غیر سرکاری یونیورسٹیاں قائم ہوئی ہیں اور ان کو اپنی ڈگری دینے کا اعزاز دیا گیا ہے۔

5۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف رجحان

دورِ جدید کی اہم ضرورت:

موجودہ دور میں کمپیوٹر تعلیم کا اہم جزو بن گیا ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم کے لیے کالجوں میں علیحدہ شعبے قائم کر دیے گئے ہیں۔ حکومت نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے خصوصی توجہ دے کر حال اور مستقبل کی جدید اور فوری ضرورتوں کی تکمیل کر دی ہے۔ موجودہ دور میں کوئی بھی ایسا شعبہ نہیں ہے جس میں کمپیوٹر استعمال نہ ہوتا ہو۔ اس لیے پاکستان میں بھی کمپیوٹر کے حوالے سے باقاعدہ اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

پی۔ یو۔ سی۔ آئی۔ ٹی (P.U.C.I.T) کا کردار:

پنجاب یونیورسٹی میں کمپیوٹر کی تعلیم کیلئے ایک خصوصی کالج قائم کیا گیا ہے جسے پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کہتے ہیں جہاں سینکڑوں طلبا کو داخلہ مل رہا ہے۔ یہاں نہ صرف مختصر کورسز کروائے جاتے ہیں بلکہ B.C.S، M.C.S اور کمپیوٹر میں M.Phil اور Ph.D کی ڈگریاں دی جاتی ہیں۔

پی۔ بی۔ آئی۔ ٹی (P.B.I.T) کا کردار:

پنجاب حکومت نے پنجاب بورڈ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی قائم کر دیا ہے۔ جس کے تحت پورے پنجاب میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔ پنجاب کے طول و عرض میں سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں کمپیوٹر کے ڈیپارٹمنٹ قائم کیے گئے ہیں۔ جو نہ صرف کمپیوٹر میں شارٹ کورسز کرواتے ہیں بلکہ M. C. S. بھی کرواتے ہیں اور ان کا الحاق مختلف تعلیمی بورڈ سے کیا گیا ہے۔

ورچوئل اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا کردار:

ملک میں ورچوئل یونیورسٹی بھی قائم کی گئی ہے جو فاصلاتی تعلیم کے طریقے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے حصول میں مددگار ہو گی۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے ملک کے طول و عرض میں فاصلاتی طریقہ تعلیم کے ذریعے خدمات سرانجام دے رہی ہے جس کے تحت اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد کمپیوٹر کی تعلیم پر مشتمل کئی چھوٹے بڑے کورسز کرنے کو ملتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ساتھ ڈگری حاصل کرنے کو MCS کہتے ہیں۔

6۔ ناخواندگی

تعریف:

ناخواندگی سے مراد کسی بھی ملک میں ان پڑھ افراد کا تناسب ہے یعنی کسی بھی ملک میں ان پڑھ افراد کے تناسب کو ناخواندگی کہتے ہیں۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ناخواندگی پاکستان کا اہم مسئلہ:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ پاکستان کا ایک اہم مسئلہ ناخواندگی ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق 45 فیصد افراد خواندہ ہیں یعنی 55 فیصد افراد پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے 10-2009ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں خواندگی کی شرح 57 فیصد ہے۔

دیہی و شہری خواندگی:

پاکستان میں دیہاتوں کی نسبت شہروں میں خواندگی زیادہ ہے لیکن مجموعی طور پر خواندگی کی موجودہ شرح غیر تسلی بخش ہے۔

مردوں اور خواتین میں خواندگی کی شرح:

1998ء میں پاکستان میں 55.6 فیصد مرد اور خواتین 32.6 فیصد خواندہ تھیں۔ ناخواندگی کی یہ شرح بہت زیادہ ہے۔ ایشیا کے بیشتر ممالک میں پڑھے لکھے لوگوں کا تناسب پاکستان سے زیادہ ہے۔ ملک سے ناخواندگی اور جہالت کے خاتمے کے لیے نہ صرف رسمی تعلیم کی سہولتوں میں اضافہ کیا جارہا ہے بلکہ غیر رسمی تعلیم کی اہمیت کی طرف بھی توجہ دلائی جارہی ہے اور نجی اداروں کو بھی خواندگی کی شرح بڑھانے میں اہم کردار دیا گیا ہے۔

ناخواندگی کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات:

ناخواندگی کے خاتمے اور تعلیم کے فروغ کے لیے حکومت نے بہت سارے اقدامات کیے ہیں۔ جن کے مطابق بعداز دوپہر تعلیمی ادارے، تعلیم بالغاں، دینی مدارس اور فاصلاتی طریقہ تعلیم کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد مکتب اور بیٹھک سکول کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔

ڈبل شفٹ اور بعداز دوپہر کلاسیں:

2001ء سے حکومت نے نئی سکیم کے تحت سرکاری سکولوں کی عمارتوں میں بعداز دوپہر اگلی سطح کی جماعتوں کی پڑھائی کروانے کے لیے معاشرہ کے عام افراد کو یا سرکاری ملازمت میں ہوتے ہوئے بھی اساتذہ کو سکول کھولنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ بعض دور دراز علاقوں میں طلباء و طالبات کی معقول تعداد نے اس نظام کے تحت داخلے لیے ہیں اور ادارے کامیابی سے چل رہے ہیں۔

دینی مدارس کے لیے نصاب سازی:

بڑی بڑی مساجد کے ساتھ عام طور پر دینی مدارس اور درس گاہیں قائم کی جاتی رہی ہیں۔ آج بھی ایسے اَن گنت دینی مدرسے پاکستان کے کئی شہروں اور دیہاتوں میں چل رہے ہیں۔ ان مدارس میں دینی تعلیم (روایتی مسلک کی تعلیم) دی جاتی ہے۔ اس طرح دینی تعلیم کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ حکومت ان مدرسوں میں نیا نصاب متعارف کرا رہی ہے۔

فاصلاتی طریقہ تعلیم:

فاصلاتی طریقہ تعلیم ان لوگوں کے لیے مفید ہوتا ہے جو اپنی ملازمت یا زندگی کی دوسری مصروفیات کی وجہ سے کسی تعلیمی ادارے میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لیے فاصلاتی طریقہ تعلیم ایسے لوگوں میں خواندگی کی شرح کو بڑھانے اور اُن کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم دینے میں بہت معاون ثابت ہو رہا ہے۔ یہ تعلیم خط و کتابت کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے بھی اس ضمن میں تعلیمی پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ اس طریقہ تعلیم میں نصاب کی کتب براہِ راست طلبہ و طالبات کو ارسال کی جاتی ہیں اور بعد میں ان کے امتحان کا انتظام کیا جاتا ہے۔

خواندگی کی شرح کو بڑھانا:

وفاقی حکومت نے 1986ء میں کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ قائم کیا تھا جس کا مقصد ملک میں خواندگی کی شرح کو بڑھانا تھا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

خواندگی میں اضافے کے لیے قائم ادارے:

ناخواندگی کے خاتمے کے لیے اور تعلیم کے فروغ کے لیے پروگرام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نہایت مفید پروگرام چلا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ورچوئل یونیورسٹی بھی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے کمپیوٹر کی تعلیم کے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

سوال 5: پاکستان میں تعلیم کے مقاصد بیان کریں؟ (لاہور بورڈ 2006ء)

جواب: تعلیم

تعلیم کی اصطلاح علم سے ماخوذ ہے جس کے معنی جاننا، پہچاننا اور کسی چیز کے بارے میں معلومات رکھنا کے ہیں۔ عام الفاظ میں تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ علوم وفنون اور اقدار اور روایات اپنی آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا ہے۔

تعلیم کی اہمیت:

تعلیم انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ تعلیم ایک ہمہ گیر عمل ہے۔ تعلیم صرف پڑھنے اور پڑھانے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے فرد کو ماحول اور ثقافت سے روشناس کروایا جاتا ہے اور وہ اس سے مطابقت اختیار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے رسمی تعلیم کا حصول مذہبی فریضے سے کم نہیں ہے۔ اسلام نے حصول تعلیم کی تلقین کی ہے۔ قرآن پاک کی پہلی وحی کا پہلا لفظ ''اقراء'' یعنی ''پڑھو'' سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ قرآن پاک میں علم کے حصول پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔''

''گود سے لے کر گور تک علم حاصل کرو۔''

اس کے علاوہ بھی حضورؐ نے علم کے حصول کے لیے بے شمار ارشادات فرمائے ہیں جن سے تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

پاکستان میں تعلیم کے مقاصد

نظریہ پاکستان سے آگاہی:

پاکستان میں تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ملک کی فکری وسیاسی اساس اور اسلامی نظریۂ حیات کو اچھی طرح سمجھے اور ملک سے محبت کرے اور دوسرے لوگوں سے مساوات، انصاف اور بھائی چارے کی بنیاد پر تعلقات قائم کرے۔

حقوق وفرائض سے آگاہی:

تعلیم کا دوسرا مقصد انسان کو حقوق وفرائض سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ ایک ملک میں رہتے ہوئے انسان کو مختلف حقوق دیئے جاتے ہیں اور اُسے ملکی وخاندانی ترقی کے لیے بے شمار فرائض ادا کرنا ہوتے ہیں۔ تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے حقوق وفرائض سے آگاہ ہوتا ہے اور اُن کو صحیح معنوں میں ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

معاشرتی اقدار کو فروغ:

معاشرتی اقدار کو فروغ بھی تعلیم کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے۔ ہر پاکستانی کو یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے مساوات، عدل وانصاف اور بھائی چارے کی بنیاد پر تعلقات قائم کرے اور باہمی اخوت اور اتحاد کی بنیاد پر ایک معاشرہ تشکیل دے۔ اسی میں اُس کی اور معاشرے کی ترقی کا راز پوشیدہ ہوتا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

مخفی قوتوں اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنا:

تعلیم دینے کا ایک اور مقصد انسان کی مخفی اور پوشیدہ قوتوں اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہوتا ہے کیونکہ تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو انسان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرتی ہے اور اُسے زمین سے اُٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے۔

محنت کی عظمت کا شعور:

تعلیم سے انسان میں محنت کی عظمت کا شعور پیدا ہوتا ہے کیونکہ تعلیم ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان محنت کی عظمت کو پہچانتا ہے اور اس میں محنت کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ حلال روزی کمانے کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

جدید تقاضوں سے ہم آہنگی:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دورِ جدید کے تقاضوں کو پورا کریں، انہیں سمجھیں اور ملک کو اقتصادی، صنعتی، زرعی اور سائنسی میدانوں میں ترقی یافتہ بنائیں۔ اس طرح تعلیم انسان کے اندر جدید تقاضوں سے ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

حصولِ معاش:

تعلیم کا ایک اہم مقصد انسان کو حصولِ معاش یعنی روزگار فراہم کرنا بھی ہوتا ہے۔ تعلیم کی وجہ سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے بیوی بچوں، ماں باپ اور خاندان کے دیگر افراد کی ضروریات بھی پوری کر سکتا ہے۔

فنی و پیشہ ورانہ مہارتیں:

تعلیم کا اہم مقصد افراد کے درمیان پیشہ ورانہ مہارتیں پیدا کرنا اور اُن کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ تعلیم حاصل کر کے نہ صرف انسان میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ اپنی مخفی صلاحیتوں کو نکھار دے کر پیش آنے والے مسائل سے بہتر طور پر نبرد آزما ہو سکتا ہے۔

ماحول سے مطابقت:

تعلیم کی وجہ سے انسان نہ صرف اپنے ماحول سے مطابقت حاصل کرتا ہے بلکہ اُس میں تعمیرِ نو کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں اور ماحول سے مطابقت رکھنے کے لیے اپنے اندر ضروری اور بنیادی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے تاکہ وہ معاشرے کا مقابلہ کر سکے۔ اس طرح سے اُس میں تعمیرِ نو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

کردار کی تعمیر:

تعلیم انسان میں تعمیرِ کردار کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور وہ اپنے کردار کو مضبوط اور قابلِ رشک بنانے میں تعلیم سے مدد لیتا ہے اس طرح سے وہ معاشرے کا فعال رکن بن جاتا ہے۔

باہمی اتحاد و اتفاق:

تعلیم انسانوں میں اتحاد و اتفاق کا جذبہ پیدا کرتی ہے اور اُن کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دیتی ہے۔ تعلیم ہی کی بدولت مسلمان ایک جسدِ واحد کی طرح ہو جاتے ہیں اور ان میں یکجہتی اور اتحاد و یگانگت پیدا ہو جاتی ہے وہ خواہ کہیں بھی بستے ہوں وہ ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ آج عالمِ اسلام میں اتحاد و وحدت نہ صرف ملی و قومی اور مذہبی و دینی فریضہ ہے بلکہ عصرِ حاضر کی ضرورت بھی ہے۔

متوازن نشو و نما:

ماہرینِ تعلیم کے مطابق تعلیم کا اہم مقصد بچے کی تمام فکری صلاحیتوں کی بھرپور اور متوازن نشو و نما کرنا ہے کیونکہ تعلیم کی وجہ سے بچے کی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی نشوونما ہوتی ہے اور اس کو اپنے عقائد، نظریات وسوچ کو پختہ بنانے میں مدد ملتی ہے۔

سوال 6: پاکستان میں دی جانے والی تعلیم کی اقسام بیان کریں۔

جواب: تعلیم:

تعلیم کی اصطلاح علم سے ماخوذ ہے جس کے معنی جاننا، پہچاننا اور کسی چیز کے بارے میں معلومات رکھنا کے ہیں۔ عام الفاظ میں تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے معاشرہ علوم وفنون اور اقدار اور روایات اپنی آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا ہے۔

تعلیم کی اہمیت:

تعلیم انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ تعلیم ایک ہمہ گیر عمل ہے۔ تعلیم صرف پڑھنے اور پڑھانے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے فرد کو ماحول اور ثقافت سے روشناس کروایا جاتا ہے اور وہ اس سے مطابقت اختیار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے رسمی تعلیم کا حصول مذہبی فریضے سے کم نہیں۔ اسلام نے حصول تعلیم کی تلقین کی ہے۔ قرآن پاک کی پہلی وحی کا پہلا لفظ ''اقراء'' یعنی ''پڑھو'' سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ قرآن پاک میں علم کے حصول پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔''

''گود سے لے کر گور تک علم حاصل کرو۔''

اس کے علاوہ بھی حضورؐ نے علم کے حصول کے لیے بے شمار ارشادات فرمائے ہیں جن سے تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

تعلیم کی اقسام:

پاکستان میں دی جانے والی تعلیم کی دو اہم اقسام ہیں:

1۔ رسمی تعلیم 2۔ نیم رسمی تعلیم 3۔ غیر رسمی تعلیم

رسمی تعلیم:

جو تعلیم با قاعدہ طور پر کسی ادارے یعنی سکول، کالج یا یونیورسٹی میں حاصل کی جائے اسے رسمی تعلیم کہتے ہیں۔ ہر معاشرہ کچھ ایسے تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے۔ جن میں تعلیم ایک واضح نصب العین اور نظریات کی روشنی میں تیار کردہ نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔ پاکستان میں رسمی تعلیم کا مکمل نظام موجود ہے۔ جس کے لیے پرائمری سطح سے لے کر M.A.، M.Sc.، M.Phil اور Ph.D کی تعلیم تک با قاعدہ تعلیمی ادارے موجود ہیں جو ملک کے طول وعرض میں عمومی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم دینے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ پرائیویٹ یونیورسٹیاں بھی رسمی تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیم بالغاں کو مدِنظر رکھتے ہوئے علامہ اقبال یونیورسٹی اوپن، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی بھی رسمی تعلیم کے فروغ کے لیے خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

نیم رسمی:

یہ رسمی تعلیم ہی کا ایک حصہ ہے۔ بعض اوقات مختلف اساتذہ سے جز وقتی کام لے کر مختلف کورسز کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کی با قاعدہ بھرتی عمل میں نہیں آتی۔ اس تعلیم میں نصاب اور تعلیمی مقاصد بھی طے شدہ ہوتے ہیں لیکن با قاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا مثلاً علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے تحت مختلف کلاسز کے مختلف مضامین کی تیاری کے لیے با قاعدہ تعلیمی ادارے موجود نہیں ہیں۔ ہنگامی طور پر رسمی تعلیم میں اضافہ کے لئے یہ طریق بروئے کار لایا جاتا ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

غیر رسمی تعلیم:

غیر رسمی تعلیم و تربیت کے لیے باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لانا ضروری نہیں۔ معاشرہ خود نئی نسل کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ خاندان میں بچے بہت سی عادات واطوار ماں باپ اور دیگر اہلِ خانہ کی صحبت، ہدایت اور انکے ساتھ کام کرنے سے سیکھتے ہیں۔

بچے کی پہلی درس گاہ:

خاندان خصوصاً ماں کی گود کو بچے کی پہلی درس گاہ سمجھا جاتا ہے۔ بچے پر اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے اثرات رونما ہوتے ہیں جس ماحول میں بچے وقت گزارتے ہیں یا تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عملی زندگی میں کام کرنے سے بچوں کی تربیت خود بخود ہو جاتی ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

س1: پاکستان میں تعلیم کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ (لاہور بورڈ 10-2008ء)

ج: پاکستان میں تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر شہری اپنے ملک کی فکری و سیاسی اساس اور اسلامی نظریہ حیات کو اچھی طرح سمجھے اور ملک سے محبت کا جذبہ راسخ ہو اور دوسرے لوگوں سے مساوات، انصاف اور بھائی چارے کی بنیاد پر تعلقات قائم کرے۔

س2: اعلیٰ ثانوی (ہائر سیکنڈری یا انٹر میڈیٹ) تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010ء)

ج: کالجوں میں جو تعلیم گیارہویں اور بارہویں جماعتوں میں دی جاتی ہے اسے انٹرمیڈیٹ یا اعلیٰ ثانوی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اس سطح پر تعلیم کو کئی شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً میڈیکل، انجینئرنگ، آرٹس (عمرانی علوم)، جنرل سائنس گروپ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض کالجوں میں کامرس کی تعلیم کا علیحدہ گروپ ہوتا ہے۔ خصوصی طور پر کئی کامرس کالج بھی قائم کیے گئے ہیں جو صرف کامرس کے میدان میں تعلیم دیتے ہیں۔ اس تعلیم کو ہائر سیکنڈری کی تعلیم بھی کہا جاتا ہے۔

س3: فاصلاتی تعلیم کسے کہتے ہیں؟ (لاہور بورڈ 10-2008ء)

ج: کسی باقاعدہ قائم شدہ تعلیمی ادارے میں جا کر تعلیم حاصل کرنے کی بجائے گھر بیٹھ کر بھی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے، اسے فاصلاتی تعلیم کہتے ہیں۔ پاکستان میں اس کا آغاز 1974ء میں ہوا علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی اس طرز تعلیم کے اہم ترین معاونین ہیں۔

س4: مسجد سکول (مسجد مکتب سکیم) میں کس جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے؟ نیز مکتب سکول سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2007ء)

ج: دیہی علاقوں میں رسمی تعلیم عام کرنے کے لیے حکومت نے مکتب سکیم کا اجراء کیا ہے۔ اس سکیم کے تحت مساجد میں مدرسے قائم کیے گئے ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ مخصوص علاقوں میں جہاں سکولوں کے لیے عمارتیں دستیاب نہ ہوں، وہاں کی مسجد میں چھوٹا سا سکول بنا دیا جائے۔ ان مدرسوں میں بچوں کو تیسری جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔ بچوں کی قرآن مجید اور دینیات کے علاوہ دیگر علوم کی بھی تعلیم دینا ممکن ہے۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ بچوں کو ابتدائی تعلیم مہیا ہو سکے گی۔

س5: رسمی تعلیم کی تعریف کریں۔ (لاہور بورڈ 09-2008ء)

ج: جو تعلیم باقاعدہ طور پر کسی ادارے یعنی سکول، کالج یا یونیورسٹی میں حاصل کی جائے اسے رسمی تعلیم کہتے ہیں۔ ہر معاشرہ کچھ ایسے تعلیمی

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ادارے قائم کرتا ہے جن میں تعلیم ایک واضح نصب العین اور نظریات کی روشنی میں تیار کردہ نصاب کے مطابق دی جاتی ہے۔ پاکستان میں رسمی تعلیم کا مکمل نظام موجود ہے۔ جس کے لیے پرائمری سطح سے لے کر M.A، M.Sc، M.Phil اور Ph.D کی سطح تک کی تعلیم کے لیے باقاعدہ تعلیمی ادارے موجود ہیں جو ملک کے طول و عرض میں عمومی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم دینے میں بھی مصروفِ عمل ہیں۔

س6: حضور نبی پاک ﷺ نے حصول تعلیم کی تلقین کیسے فرمائی؟ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: تعلیم انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ تعلیم ایک ہمہ گیر عمل ہے۔ تعلیم صرف پڑھنے اور پڑھانے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے جس کے ذریعے فرد کو ماحول اور ثقافت سے روشناس کروایا جاتا ہے اور وہ اس سے مطابقت اختیار کرتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے رسمی تعلیم کا حصول مذہبی فریضے سے کم نہیں ہے۔ اسلام نے حصول تعلیم کی تلقین کی ہے۔ قرآن پاک کی پہلی وحی کا پہلا لفظ "اقراء" یعنی "پڑھو" سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ قرآن پاک میں علم کے حصول پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔"

"گود سے لے کر گور تک علم حاصل کرو۔"

س7: پیشہ ورانہ ڈگریوں کے نام لکھیں۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: کمپیوٹر کے ساتھ ڈگری حاصل کرنے کو MCS کہتے ہیں۔ میڈیکل کی ڈگری ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M.B.B.S) کہلاتی ہے اور انجینئرنگ کی ڈگری کو بی۔ ایس۔ سی (B.Sc) انجینئرنگ کہتے ہیں۔ کامرس کی ڈگری کو ایم۔ کام (M.Com) کہتے ہیں۔ قانون میں ڈگری کو ایل۔ ایل۔ بی (L.L.B) کہتے ہیں۔

س8: ڈگری کی سطح تک تعلیم کا دورانیہ کتنا ہوتا ہے؟ (لاہور بورڈ 2007ء)

ج: ڈگری کی سطح کی تعلیم کا دورانیہ 2 سال ہوتا ہے مگر جو طالب علم بی۔ اے آنرز یا بی۔ ایس۔ سی آنرز کورس کرتے ہیں۔ وہ یہ ڈگری تین سال میں حاصل کرتے ہیں۔

س9: غیر رسمی تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 10-2009ء)

ج: غیر رسمی تعلیم و تربیت کے لیے باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لانا ضروری نہیں۔ معاشرہ خود نئی نسل کی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ خاندان میں بچے بہت سی عادات و اطوار ماں باپ اور دیگر اہلِ خانہ کی صحبت، ہدایت اور ان کے ساتھ کام کرنے سے سیکھتے ہیں۔ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔

س10: شعبہ تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

ج: پاکستان میں شعبۂ تعلیم کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ رسمی طور پر تعلیم یافتہ نہیں ہے۔ ہماری خواندگی کی شرح بہت کم ہے جبکہ ترقی کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ آبادی عمومی فنی اور رسمی تعلیم سے بہرہ ور ہو۔ اس طرف حکومت نے توجہ دی ہے خیال ہے کہ جلد بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

س11: پرائمری تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج: پاکستان میں پرائمری تعلیم پہلی سے پانچویں جماعت تک دی جاتی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ تعلیم کو اتنا عام کر دیا جائے کہ سکول جانے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

کی عمر کے تمام بچے سکول میں ضرور داخل ہوں۔ اس کے لیے قانون بنایا گیا ہے لیکن اس میں کچھ عملی مشکلات درپیش ہیں۔ حکومت کچھ ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ ان میں سب سے پہلے شعبہ تعلیم میں زیادہ سرمایہ کاری، اساتذہ کی بھرتی، عمارتوں کی فراہمی اور دیگر سہولتوں میں اضافہ اور نجی شعبہ میں تعلیمی اداروں کے قیام کی اجازت شامل ہے۔

س12: ڈل تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج: چھٹی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کو ڈل تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سطح پر بھی تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کیا جا رہا ہے تا کہ جو بچے پرائمری درجے تک تعلیم حاصل کر لیں ان کے لیے ڈل درجہ کی تعلیم کے انتظامات ہوں۔ بعض مخصوص علاقوں میں تعداد کے پیش نظر پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جاتا ہے۔ اس مرحلہ پر عمومی تعلیم کے ساتھ فنی تعلیم کی سہولت بھی ہوتی ہے۔

س13: ثانوی (سکینڈری یا ہائی) سکول کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج: نویں اور دسویں جماعتوں کی تعلیم کو ثانوی تعلیم کہتے ہیں۔ اس سطح پر تعلیمی سہولتیں بڑھانے کے لیے نئے ثانوی سکول کھولے جا رہے ہیں۔ بعض صورتوں میں ڈل سکولوں کو ثانوی سکول کا درجہ دے دیا جاتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم مقبول اور موثر بنانے کے لیے تجربہ گاہیں اور ضروری سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس تعلیم کو سکینڈری سکول یا ہائی سکول کی تعلیم بھی کہتے ہیں۔

س14: ڈگری کی سطح کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج: اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد ڈگری کی سطح پر تعلیم کئی شعبوں میں تقسیم ہو جاتی ہے:

i- دو سالہ بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی کورس طلبا اور طالبات کی اکثریت کرتی ہے۔

ii- تین سالہ بی۔ اے آنرز یا بی۔ ایس۔ سی آنرز کورس کا مقررہ عرصہ گزار کر امتحان پاس کرنے پر ڈگری ملتی ہے۔

درج بالا دونوں شعبوں میں تعلیم عام طور پر ڈگری سطح کی تعلیم کہلاتی ہے۔

س15: ڈگری کی سطح سے اعلیٰ تعلیم یا پوسٹ گریجویٹ تعلیم سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سطح پر ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی کی تعلیم ہے۔ اس کے علاوہ محدود پیمانے پر ایم فل اور پی ایچ ڈی یا ڈاکٹریٹ کی سہولتیں بھی ہیں۔ اسے پوسٹ گریجوایٹ سطح کی تعلیم بھی کہتے ہیں۔

س16: ڈگری کی سطح سے بالا اعلیٰ تعلیم یا پوسٹ گریجویٹ تعلیم کا دورانیہ کتنا ہے؟

ج: بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی کرنے کے بعد دو سال تعلیم حاصل کرنے اور یونیورسٹی کے امتحان میں کامیاب ہونے پر ایم اے یا ایم ایس سی اور ایم بی اے کی ڈگری ملتی ہے۔ جن طلبا اور طالبات نے تین سالہ آنرز کورس کیا ہوتا ہے وہ آنرز کورس کے بعد ایم اے ایم ایس سی کی ڈگری ایک سال میں حاصل کر سکتے ہیں۔ عام طور پر اس سطح کی تعلیم یونیورسٹیوں میں ہوتی ہے۔

س17: پیشہ ورانہ تعلیم سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010ء)

ج: ایسی تعلیم جو کسی خاص پیشے کو اختیار کرنے کے لیے یا سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو پیشہ ورانہ تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم نہ صرف انسان میں شعور پیدا کرتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فن اور مہارت کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار کرتی ہے۔ مثلاً میڈیکل، انجینئرنگ، قانون اور کامرس وغیرہ کی تعلیم پیشہ ورانہ تعلیم کہلاتی ہے۔ میڈیکل کی ڈگری ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (M.B.B.S) کہلاتی ہے اور انجینئرنگ کی ڈگری کو بی۔ ایس۔ سی (B.Sc) انجینئرنگ کہتے ہیں۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س18: انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

ج: موجودہ دور میں کمپیوٹر تعلیم کا اہم جزو بن گیا ہے۔ حکومت نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے خصوصی توجہ دے کر حال اور مستقبل کی جدید اور فوری ضرورتوں کی تکمیل کر دی ہے۔

۱۔ کمپیوٹر کی تعلیم کے لیے کالجوں میں علیٰحدہ شعبے قائم کر دیئے گئے ہیں۔

۲۔ پنجاب یونیورسٹی میں خصوصی کالج (PUCIT) قائم کیا گیا ہے جہاں سینکڑوں طلبا کو داخلہ مل رہا ہے۔

۳۔ پنجاب حکومت نے پنجاب بورڈ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (PBIT) قائم کر دیا ہے۔

۴۔ ورچوئل یونیورسٹی بھی قائم کی گئی ہے جو فاصلاتی تعلیم کے طریقے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے حصول میں مددگار ہوگی۔

۵۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لیے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

س19: پاکستان میں پست تعلیمی معیار کی کیا وجوہات ہیں؟

ج: پاکستان میں شعبہ تعلیم کا اہم مسئلہ ''پست تعلیمی معیار'' کا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً غیر تربیت یافتہ اوسط صلاحیت والے اساتذہ کی سیاسی کوٹے پر تقرریاں، بہتر صلاحیت والے اساتذہ تیار کرنے والے تربیتی اداروں کی کمی۔ بہتر اساتذہ کی کمی، لائبریری اور لیبارٹری کی ناکافی سہولتیں اور طریقہ امتحان کا ناقص ہونا زیادہ اہم ہیں۔ محض امتحان پاس کر کے ڈگری حاصل کرنا اتنا اہم مقصد بنتا جا رہا ہے کہ بہت سے امیدوار ناجائز ذرائع استعمال کر کے امتحان میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔

س20: فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم کے فروغ کے لیے کون کون سے ادارے قائم کیے گئے ہیں؟ (لاہور بورڈ 2007ء)

ج: فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم کے لیے پورے ملک میں سرکاری و پرائیویٹ سطح پر میڈیکل کالجز، انجینئرنگ یونیورسٹیاں، یونیورسٹیز آف ایجوکیشن، کامرس کالجز، چارٹڈ یونیورسٹیاں اور ٹیکسٹائل و ہیلتھ سائنس کے کالجز کام کر رہے ہیں۔

س21: پاکستان میں تعلیمی اداروں میں صحت مندانہ ہم نصابی سرگرمیوں اور سماجی مشاغل کے محدود ہونے کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

ج: پاکستان میں شعبہ تعلیم کا اہم مسئلہ تعلیمی اداروں میں صحت مندانہ ہم نصابی سرگرمیوں اور سماجی مشاغل کی سہولتیں محدود ہونے کا ہے۔ اس وجہ سے بعض اوقات طلبہ گروہی سیاست اور غیر تعمیری مشاغل میں لگ جاتے ہیں جن کے منفی اثرات ان کی تعلیم و تربیت پر پڑتے ہیں۔

س22: بعد از دوپہر تعلیمی اداروں سے کیا مراد ہے؟

ج: 2001ء سے حکومت نے نئی سکیم کے تحت سرکاری سکولوں کی عمارتوں میں پچھلے پہر کے اوقات میں اگلی سطح کی جماعتوں کی پڑھائی کروانے کے لئے معاشرہ کے عام افراد کو یا سرکاری ملازمت میں ہوتے ہوئے بھی اساتذہ کو سکول کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ بعض دور دراز علاقوں میں طلباء و طالبات کی معقول تعداد نے اس نظام کے تحت داخلے لیے ہیں اور ادارے کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اس سکیم کو بعد از دوپہر تعلیمی اداروں کا نام دیا گیا ہے۔

س23: شعبۂ تعلیم کے مسائل کے حل کے لیے تجاویز دیں۔

ج: ۱۔ تعلیمی سہولتوں کو بہتر بنا کر شرح خواندگی میں اضافہ کیا جائے۔

۲۔ پست معیارِ تعلیم کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے معیاری نصابِ تعلیم ترتیب دیا جائے۔

۳۔ نظامِ امتحانات کو خامیوں سے پاک کیا جائے۔

TopStudyWorld.com

۴۔ ہم نصابی سرگرمیوں اور سماجی مشاغل کی سہولتیں طلباء و طالبات کو فراہم کی جائیں۔
۵۔ نصابی کتب پر نظرِ ثانی اور معیاری کتب لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

س24: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کب متعارف کروائی گئی؟

ج: 1998ء میں نواز شریف حکومت نے شرحِ خواندگی کو بڑھانے اور تعلیم کو عام کرنے کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی جس کو نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کا نام دیا گیا ہے۔

س25: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998-2010ء کے مطابق ملک میں کتنے پرائمری سکول کھولے جائیں گے؟

ج: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت پینتالیس ہزار (45,000) نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے اور ایک لاکھ نئے اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا۔

س26: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998-2010ء کے مطابق ملک میں تعلیم کو عام کرنے کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی؟

ج: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998-2010ء کے مطابق پاکستان میں تعلیم کو عام کرنے کے لیے 2.88 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

س27: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998-2010ء کے مطابق ملک میں کتنے پرائمری سکولوں میں ڈبل شفٹ کا آغاز کیا جائے گا؟

ج: اس ایجوکیشن پالیسی کے تحت موجودہ بیس ہزار (20,000) پرائمری سکولوں میں ڈبل شفٹ کا آغاز کیا جائے گا۔

س28: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 1998-2010ء کے تحت چھٹی جماعت سے کون سے نئے مضامین کا آغاز کیا گیا؟

ج: چھٹی جماعت سے بین الاقوامی معیار کے مطابق نئے مضامین مثلاً ٹیلی کمیونیکیشن، مواصلات، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، پٹرولیم، ٹیکسٹائل، زراعت اور مختلف صنعتوں سے متعلق مضامین کی تدریس کو ممکن بنایا جائے گا۔

س29: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت ملک میں کتنے سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول کھولے جائیں گے؟

ج: اس تعلیمی پالیسی کے تحت انیس ہزار (19,000) سیکنڈری سکول اور سات سو پچاس (750) ہائیر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

س30: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت کتنے پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کھولے جائیں گے؟

ج: فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے نصاب پر نظرِ ثانی کی جائے گی اور 126 نئے پولی ٹیکنیک ادارے کھولے جائیں گے۔

س31: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت نیشنل ٹیسٹنگ سروس اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کا قیام کیوں عمل میں لایا گیا؟

ج: فنی اور پیشہ ورانہ اداروں میں طلبا کے داخلوں اور اساتذہ کی بھرتی کے لیے "نیشنل ٹیسٹنگ سروس" کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ تعلیم کے فروغ کے لیے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی قائم کی جائے۔

س32: پاکستان میں اسلامیات کا مضمون کس جماعت تک لازمی قرار دیا گیا ہے؟

ج: پاکستان میں پہلی جماعت سے بی۔اے تک اسلامیات کا مضمون لازمی قرار دیا گیا۔

س33: پاکستان میں قرآن پاک ناظرہ کی لازمی تعلیم کس جماعت تک لازمی قرار دی گئی ہے؟

ج: پاکستان میں پہلی سے آٹھویں جماعت تک قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم لازمی ہوگی۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س34: نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت ملک میں کتنی یونیورسٹیاں، کالج اور پیشہ ورانہ کالج کھولے جائیں گے؟

ج: نیشنل ایجوکیشن پالیسی 2010-1998ء کے تحت مزید 23 یونیورسٹیاں، 500 ڈگری کالج اور 250 پیشہ ورانہ کالج کھولے جائیں گے۔

س35: تعلیم بالغاں سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2010ء)

ج: تعلیم بالغاں سے مراد ایک ایسا ذریعہ تعلیم ہے جس سے بڑی عمر کے لوگوں میں پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔ ملک میں مختلف مقامات پر تعلیم بالغاں کے مراکز قائم کئے گئے ہیں جہاں بالغ مردوں اور خواتین کو لکھنا اور پڑھنا سکھایا جا رہا ہے۔ تعلیم بالغاں کے پروگرام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نہایت مفید پروگرام چلا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ورچوئل یونیورسٹی بھی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے اس تعلیم کے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

س36: کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ کب قائم کیا گیا؟ اور اس کا مقصد کیا تھا؟

ج: وفاقی حکومت نے 1986ء میں کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ قائم کیا تھا جس کا مقصد ملک میں خواندگی کی شرح کو بڑھانا تھا۔ اور اس کمیشن کا مقصد تعلیم بالغاں کو فروغ دینا بھی تھا۔ جس میں 10 تا 14 سال کی عمر کے وہ بچے جو سکول سے خارج ہو جاتے تھے، اُن کے لیے لٹریسی پروگرام "نئی روشنی سکول" منصوبہ پورے ملک کی سطح پر شروع کیا گیا۔ اس کی ابتداء بڑے بھرپور طریقہ سے ہوئی۔ اکثر علاقوں میں یہ کامیابی سے رواں ہو گیا لیکن نئی حکومت نے دو سال بعد 1988ء میں اس منصوبہ کو بند کر دیا۔ اس کے بعد خواندگی کو بڑھانے کا اتنا جامع اور مؤثر کا منصوبہ جاری نہیں ہو سکا۔

س37: دینی مدارس میں کس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے؟ یا دینی مدارس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (لاہور بورڈ 2010ء)

ج: بڑی بڑی مساجد کے ساتھ عام طور پر دینی مدارس اور درس گاہیں قائم کی جاتی رہی ہیں۔ آج بھی ایسے اَن گنت دینی مدرسے پاکستان کے کئی شہروں اور دیہاتوں میں چل رہے ہیں۔ ان مدارس میں دینی تعلیم (روایتی مسلک کی تعلیم) دی جاتی ہے۔ اس طرح دینی تعلیم کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ عام طور پر دینی مدارس میں شروع شروع میں صرف دینی تعلیم دی جاتی تھی اور جدید علوم نہیں پڑھائے جاتے۔ نئی حکومت نے مدارس کے منتظمین کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ وہ دینی مسلکی تعلیم کے ساتھ جدید مضامین کی تعلیم دلانے کا بندوبست بھی کریں تاکہ فارغ التحصیل ہونے والے نوجوان معاشرے کے دیگر شعبوں میں جذب ہو سکیں۔

س38: فاصلاتی تعلیم کن لوگوں کے لیے مفید ہے؟

ج: یہ طریقہ تعلیم ان لوگوں کے لیے مفید ہوتا ہے جو اپنی ملازمت یا زندگی کی دوسری مصروفیات کی وجہ سے کسی تعلیمی ادارے میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ طریقہ ایسے لوگوں میں خواندگی کی شرح کو بڑھانے اور اُن کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم دینے میں بہت معاون ثابت ہو رہا ہے۔

س39: پاکستان میں کون کونسی یونیورسٹیاں فاصلاتی طریقہ تعلیم کا انتظام کر رہی ہیں؟

ج: اعلیٰ ثانوی اور ڈگری کی سطح پر خط و کتابت کے ذریعے تعلیم دینے کے ضمن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد خاطر خواہ کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ورچوئل یونیورسٹی اسلام آباد، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد بھی فاصلاتی طریقہ تعلیم کے ذریعے لوگوں کو تعلیم کی سہولتیں مہیا کر رہی ہیں۔ اسلامک یونیورسٹی صرف عربی اور دوسرے فقہی کورس کروا رہی ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س40: پیشہ ورانہ تعلیم کہاں سے حاصل کی جاتی ہے؟

ج: فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت کے لیے انجینئرنگ یونیورسٹیاں، میڈیکل کالج، پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، کالجز آف ٹیکنالوجی، ووکیشنل اور کمرشل انسٹی ٹیوٹ، اساتذہ کی تربیت کے ادارے، اکاؤنٹس کی تعلیم کے ادارے اور انہی خطوط پر کئی دیگر ادارے کام کر رہے ہیں۔ ہر صوبے میں محکمہ محنت کے تحت فنی تربیت کے کئی ادارے ضروری تربیت دے رہے ہیں۔

س41: دورِ جدید میں کونسی تعلیم سب سے زیادہ مفید ہے؟

ج: پیشہ ورانہ تعلیم دورِ جدید کی بنیادی ضرورت ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور مجموعی قومی ترقی کے لیے فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس تعلیم کے ذریعے انسان نہ صرف اپنے لیے روزگار کے مواقع خود پیدا کرتا ہے بلکہ ملک پر بوجھ بننے کی بجائے ملک کا ایک مفید اور کارآمد شہری بن جاتا ہے۔

س42: پیشہ ورانہ تعلیم میں چارٹرڈ یونیورسٹیوں کا کیا کردار ہے؟

ج: بڑے شہروں میں اَن گنت نجی ادارے برائے پیشہ ورانہ اعلیٰ تعلیم قائم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ڈگری دینے کے اختیارات بھی مل چکے ہیں۔ پنجاب میں کئی نئی سرکاری، غیر سرکاری یونیورسٹیاں قائم ہوئی ہیں اور ان کو اپنی ڈگری دینے کا اعزاز بھی دیا گیا ہے۔ تمام یونیورسٹیاں تعلیم کو عام کرنے اور شرح خواندگی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

س43: محکمہ تعلیم میں بنیادی کمزوریاں کونسی کونسی ہیں؟

ج: 98-1997ء میں ''گھوسٹ سکولوں'' کے جائزہ کے بعد آرمی ٹیم اور محکمہ تعلیم کے حکام بالا نے محکمہ تعلیم (سکولز) میں بہتری کے لیے باقاعدہ مشترکہ پالیسی اور سفارشات مرتب کیں اور نشان دہی کی کہ صوبائی محکمہ تعلیم (سکولز) کے نظام میں درج ذیل بنیادی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ اساتذہ میں تعلیمی اداروں سے غیر حاضری کا رجحان۔
۲۔ دورانِ تعلیم طلبا اور طالبات کا سکول سے خارج ہونا۔
۳۔ شرح خواندگی میں مسلسل کمی۔
۴۔ حقیقی طلب کی بجائے سیاسی بنیادوں پر سکولوں کا قیام۔
۵۔ تعلیمی اداروں کی عمارات کی تعمیر کا غیر موزوں محل وقوع۔
۶۔ بے بنیاد مصنوعی سکولوں اور کاغذی عملہ (اساتذہ) کے اخراجات۔
۷۔ سرکاری فنڈز اور تنخواہوں کی خورد برد وغیرہ۔
۸۔ سیاسی بنیادوں پر غیر تربیت یافتہ اور انتظامی امور میں ناتجربہ کار افراد کا تقرر۔

س44: محکمہ تعلیم کی بنیادی کمزوریوں یا مسائل کے حل کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟

ج: تعلیمی مسائل کے تدارک کے لیے 1998ء میں محکمہ تعلیم میں سکول انتظامیہ کا مستقل (اچھی صفات کا حامل) عملہ منتخب کر کے نیا انتظامی ڈھانچہ قائم کرنے کی پالیسی تشکیل دی گئی تھی تاکہ منتظمین ہمیشہ انتظامی امور پر ہی مامور رہیں۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی اور نیشنل ٹیسٹنگ سروس کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور ٹیلی ویژن (T.V) پر اسے مکمل کوریج دی گئی۔

س45: ناخواندگی سے کیا مراد ہے؟

ج: ناخواندگی سے مراد کسی بھی ملک میں ان پڑھ افراد کا تناسب ہے یعنی کسی بھی ملک میں ان پڑھ افراد کے تناسب کو ''ناخواندگی'' کہتے ہیں پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے پاکستان کا ایک اہم مسئلہ ناخواندگی ہے۔ 10-2009ء کی مردم شماری کے مطابق 57 فیصد افراد خواندہ ہیں۔ یعنی 43 فیصد افراد پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س46: بچے کی پہلی درسگاہ کسے قرار دیا گیا ہے؟

ج: خاندان خصوصاً ماں کی گود کو بچے کی پہلی درس گاہ سمجھا جاتا ہے۔ بچے پر اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جس ماحول میں بچے وقت گزارتے ہیں یا تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عملی زندگی میں کام کرنے سے بچوں کی تربیت خود بخود ہوتی رہتی ہے۔

س47: پاکستان میں دی جانے والی تعلیم کی کتنی اقسام ہیں؟

ج: پاکستان میں دی جانے والی تعلیم کی تین اقسام ہیں:

i) رسمی تعلیم ii) نیم رسمی تعلیم iii) غیر رسمی تعلیم

۱۔ جو تعلیم باقاعدہ کسی تعلیمی ادارے سے حاصل کی جائے اور نصاب حکومت کا وضع کردہ ہو۔ اُسے رسمی تعلیم کہتے ہیں۔

۲۔ بعض اوقات مختلف اساتذہ جز وقتی کام لے کر مختلف کورسز کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کی باقاعدہ بھرتی عمل میں نہیں لائی جاتی۔ اس تعلیم میں نصاب اور تعلیمی مقاصد بھی طے شدہ ہوتے ہیں لیکن باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا۔ مثلاً علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے تحت مختلف کلاسز کے مختلف مضامین کی تیاری کے لیے باقاعدہ تعلیمی ادارے موجود نہیں ہیں۔

۳۔ وہ تعلیم جو باقاعدہ کسی تعلیمی ادارے سے حاصل نہ کی جائے بلکہ معاشرہ خود نئی نسل کی تعلیم و تربیت کرے، غیر رسمی تعلیم کہلاتی ہے۔

س48: پاکستان میں شعبہ تعلیم کے مسائل بیان کریں۔

ج: ۱۔ کم شرح خواندگی ۲۔ پست تعلیمی معیار ۳۔ معیاری نصابی کتب کی کمی

۴۔ محدود ہم نصابی سرگرمیاں ۵۔ مضامین کے انتخاب میں رہنمائی کا فقدان

س49: نیم رسمی تعلیم سے کیا مُراد ہے؟

یہ رسمی تعلیم ہی کا ایک حصہ ہے۔ بعض اوقات مختلف اساتذہ سے جز وقتی کام لے کر مختلف کورسز کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کی باقاعدہ بھرتی عمل میں نہیں آتی۔ اس تعلیم میں نصاب اور تعلیمی مقاصد بھی طے شدہ ہوتے ہیں لیکن باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا مثلاً علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے تحت مختلف کلاسز کے مختلف مضامین کی تیاری کے لیے باقاعدہ تعلیمی ادارے موجود نہیں ہیں۔ ہنگامی طور پر رسمی تعلیم میں اضافہ کے لئے یہ طریق بروئے کار لایا جاتا ہے۔

س50: یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کہاں کام کر رہی ہے؟ (لاہور بورڈ 2011ء)

ج: یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور میں کام کر رہی ہے۔ شیخ زید ہسپتال کے تحت کام کر رہی ہے۔

س51: پاکستان میں شرح خواندگی کیا ہے؟ یا پاکستان میں کتنے فی صد لوگ خواندہ ہیں؟ (لاہور بورڈ 2011ء)

ج: پاکستان میں شرح خواندگی 10-2009ء کے اعداد و شمار کے مطابق 57 فی صد ہے۔

مندرجہ ذیل ہر سوال کے آخر میں چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- جو تعلیم باقاعدہ طور پر کسی ادارے یعنی سکول و کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کی جائے کہلاتی ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

(الف) غیر رسمی تعلیم (ب) فاصلاتی تعلیم (ج) رسمی تعلیم (د) فنی تعلیم

-2 پاکستان میں شرح خواندگی ہے۔

(الف) 40 فیصد (ب) 45 فیصد (ج) 50 فیصد (د) 57 فیصد

-3 حکومت نے کمیشن برائے خواندگی و تعلیم عامہ کا ادارہ کس سن میں قائم کیا؟

(الف) 1992ء (ب) 1996ء (ج) 1986ء (د) 1988ء

-4 قانون کی ڈگری کہلاتی ہے۔

(الف) ایم۔بی۔بی۔ایس (ب) بی۔ایس۔سی (ج) ایم۔کام (د) ایل۔ایل۔بی

-5 چھٹی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم کا درجہ

(الف) مڈل (ب) پرائمری (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

-6 نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے؟

(الف) 19,000 (ب) 20,000 (ج) 40,000 (د) 45,000

-7 پاکستان میں اسلامیات کا مضمون جس جماعت سے لاگو ہے۔

(الف) پہلی (ب) پانچویں (ج) آٹھویں (د) انٹرمیڈیٹ

-8 علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کہاں واقع ہے؟

(الف) کراچی (ب) لاہور (ج) اسلام آباد (د) پشاور

-9 تعلیم کا حصول مذہبی فریضہ سے کم نہیں۔

(الف) مسلمانوں کیلئے (ب) عیسائیوں کیلئے (ج) یہودیوں کیلئے (د) ہندوؤں کیلئے

-10 تعلیم ایک عمل ہے۔

(الف) غیر ضروری (ب) ہمہ گیر (ج) ثانوی (د) آخری

-11 حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر ہے"

(الف) سنت ہے (ب) مکروہ ہے (ج) جائز نہیں (د) فرض ہے

-12 پاکستان میں دی جانے والی تعلیم کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟

(الف) چھ (ب) دو (ج) تین (د) چار

-13 کس تعلیم کیلئے تعلیمی اداروں کا باقاعدہ قیام عمل میں لانا ضروری نہیں ہوتا؟

(الف) فاصلاتی تعلیم (ب) اعلیٰ ثانوی تعلیم (ج) رسمی تعلیم (د) غیر رسمی تعلیم

-14 بچے کی پہلی درسگاہ قرار دیا جاتا ہے۔

(الف) معاشرے کو (ب) ثانوی تعلیم کو (ج) پرائمری تعلیم کو (د) ماں کی گود کو

-15 پہلی سے پانچویں جماعت تک کی تعلیم کو کہا جاتا ہے۔

(الف) ثانوی تعلیم (ب) پرائمری سطح کی تعلیم (ج) کے۔جی کی تعلیم (د) مڈل سطح کی تعلیم

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

16- پنجاب میں تعلیم مفت قرار دے دی گئی ہے۔

(الف) ثانوی درجے تک (ب) مڈل سطح تک (ج) پرائمری سطح تک (د) اعلیٰ ثانوی درجے تک

17- دیہی علاقوں میں رسمی تعلیم کو عام کرنے کیلئے حکومت نے کس سکیم کا اجراء کیا ہے؟

(الف) مسجد سکول یا مسجد مکتب کا (ب) ایجوکیشن ریسرچ پروگرام کا

(ج) نئی روشنی سکولوں کا (د) اقراء پائلٹ پروجیکٹ کا

18- مسجد مکتب سکیم میں بچوں کو کس جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔

(الف) پانچویں تک (ب) چوتھی تک (ج) دوسری تک (د) تیسری تک

19- عمومی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کا آغاز ہوتا ہے۔

(الف) مڈل سطح سے (ب) پرائمری سطح سے (ج) ثانوی سطح سے (د) اعلیٰ ثانوی سطح سے

20- نویں اور دسویں جماعت کی تعلیم کو کہتے ہیں۔

(الف) پرائمری تعلیم (ب) مڈل تعلیم (ج) اعلیٰ ثانوی تعلیم (د) ثانوی تعلیم یا سکینڈری سکول کی تعلیم

21- پاکستان میں کس سطح پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم مقبول اور موثر بنانے کیلئے تجربہ گاہیں اور ضروری سامان مہیا کیا گیا ہے؟

(الف) مڈل (ب) پرائمری (ج) ثانوی (د) اعلیٰ ثانوی

22- کالجوں میں جو تعلیم گیارہویں اور بارہویں جماعتوں میں دی جاتی ہے، کو کہتے ہیں۔

(الف) پرائمری تعلیم (ب) انٹرمیڈیٹ یا اعلیٰ ثانوی تعلیم (ج) ثانوی/سیکنڈری تعلیم (د) ڈگری کی تعلیم

23- اعلیٰ ثانوی تعلیم کے بعد پاکستان میں تعلیم کا کونسا درجہ آتا ہے؟

(الف) ڈگری (ب) ثانوی (ج) ڈاکٹریٹ (د) پوسٹ گریجویٹ

24- جن طلباء وطالبات نے بی۔اے/بی۔ایس۔سی۔آنرز کیا ہوتا ہے وہ ماسٹرز کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔

(الف) ایک سال میں (ب) دو سال میں (ج) تین سال میں (د) چار سال میں

25- میڈیکل کی ڈگری کو کہتے ہیں۔

(الف) بی ایس سی (انجینئرنگ) (ب) ایم بی۔بی۔ایس (ج) ایم۔کام (د) ایل۔ایل۔بی

26- انجینئرنگ کی ڈگری کو کہتے ہیں۔

(الف) بی ایس سی (انجینئرنگ) (ب) ایم۔اے (ج) ایم۔کام (د) ڈپلومہ ان انجینئرنگ

27- کامرس کی ڈگری کو کہتے ہیں۔

(الف) ایل۔ایل۔بی (ب) ایم۔اے (ج) ایم۔ایس۔سی (د) ایم. کام

28- پنجاب یونیورسٹی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کیلئے قائم کالج کو کہتے ہیں۔

(الف) P.B.I.T (ب) P.P.B.I.T (ج) PU.C.I.T (د) B.P.I.T

29- پنجاب حکومت کی طرف سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لیے قائم کردہ بورڈ کو کہتے ہیں۔

(الف) P.B.I.T (ب) P.P.B.I.T (ج) PU.C.I.T (د) B.P.I.T

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

30- کمپیوٹر کی ڈگری کو کہتے ہیں۔
(الف) M.Com (ب) MCS (ج) M.Sc (د) M.A

31- فیصل آباد میں موجودہ کس کالج کے درجہ کو بڑھا دیا گیا ہے؟
(الف) ٹیکسٹائل کالج (ب) ویونگ کالج (ج) زرعی کالج (د) ڈیزائننگ کالج

32- اساتذہ کی تربیت سے متعلق تمام کالجوں کو مدغم کر کے یونیورسٹی قائم کردی گئی ہے۔
(الف) زرعی (ب) انفارمیشن ٹیکنالوجی کی (ج) ایجوکیشن کی (د) ٹیکسٹائل کی

33- بڑی عمر کے لوگوں میں پڑھنے لکھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کو کیا کہتے ہیں؟
(الف) غیر رسمی تعلیم (ب) تعلیم عامہ (ج) تعلیم نسواں (د) تعلیم بالغاں

34- لٹریسی پروگرام "نئی روشنی سکول" کس عمر کے بچوں کیلئے شروع کیا گیا تھا؟
(الف) 10 سے 14 سال تک (ب) 12 سے 14 سال تک (ج) 8 سے 18 سال تک (د) 10 سے 16 سال تک

35- نئی روشنی سکول سکیم کو بند کر دیا گیا۔
(الف) 1990ء (ب) 1996ء (ج) 1988ء (د) 1992ء

36- حکومت نے بعد از دوپہر تعلیمی اداروں کی سکیم کا آغاز کیا۔
(الف) 2001ء میں (ب) 1987ء میں (ج) 2002ء میں (د) 1992ء میں

37- کسی باقاعدہ قائم شدہ تعلیمی ادارے کی بجائے گھر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔
(الف) تعلیم بالغاں (ب) تعلیم نسواں (ج) فاصلاتی تعلیم (د) رسمی تعلیم

38- کاغذی کارروائی میں پائے جانے والے فرضی سکولوں کو نام دیا گیا۔
(الف) مدرسے (ب) گھوسٹ سکول (ج) گرلز سکول (د) مسجد سکول

39- "گھوسٹ سکولوں" کے جائزے کے بعد آرمی ٹیم اور محکمہ تعلیم کے حکام بالا نے محکمہ تعلیم کی بہتری کیلئے سفارشات مرتب کیں۔
(الف) 1998-99ء (ب) 2000-01ء (ج) 1996-97ء (د) 1997-98ء

40- نیشنل ایجوکیشن پالیسی مرتب کی گئی۔
(الف) 1999ء (ب) 2001ء (ج) 1998ء (د) 1997ء

41- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت نئے اساتذہ بھرتی کیے جائیں گے۔
(الف) پچاس ہزار (ب) ایک لاکھ (ج) ڈیڑھ لاکھ (د) دو لاکھ

42- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت کتنے پرائمری سکولوں میں ڈبل شفٹ کا آغاز کیا جائے گا؟
(الف) 45,000 (ب) 19,000 (ج) 20,000 (د) 750

43- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی؟
(الف) 3.80 ارب روپے (ب) 2 ارب روپے (ج) 1.88 ارب روپے (د) 2.88 ارب روپے

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

44- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت کس جماعت سے بین الاقوامی معیار کے مطابق نئے مضامین شروع کیے جائیں گے؟
(الف) چھٹی جماعت سے (ب) آٹھویں جماعت سے (ج) ساتویں جماعت سے (د) نویں جماعت سے

45- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010) کے مطابق ملک میں کتنے سیکنڈری سکول قائم کیے جائیں گے؟
(الف) 29,000 (ب) 19,000 (ج) 20,000 (د) 45,000

46- نیشنل ایجوکیشن تعلیمی پالیسی (1998-2010) کے مطابق ملک میں کتنے ہائیر سیکنڈری سکول قائم کیے جائیں گے؟
(الف) 1000 (ب) 900 (ج) 500 (د) 750

47- فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کیلئے نئی ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت کتنے پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کھولے جائیں گے؟
(الف) 126 (ب) 200 (ج) 750 (د) 100

48- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے مطابق تعلیم کے فروغ کیلئے کونسی اتھارٹی قائم کی جائے گی؟
(الف) تحصیل ایجوکیشن اتھارٹی (ب) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی
(ج) پنجاب ایجوکیشن اتھارٹی (د) نیشنل ایجوکیشن اتھارٹی

49- فنی اور پیشہ ورانہ اداروں میں طلباء کے داخلوں اور اساتذہ کی بھرتی کیلئے کونسی سروس کا قیام عمل میں لایا جائے گا؟
(الف) نیشنل ٹیسٹنگ سروس (ب) پاکستان سروس (ج) ڈسٹرکٹ سروس (د) تحصیل سروس

50- پاکستان میں اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کا مضمون لازمی قرار دیا گیا ہے۔
(الف) انٹرمیڈیٹ تک (ب) بی۔اے تک (ج) ایم اے تک (د) میٹرک تک

51- نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت میٹرک (سائنس) کے متوازی نظام شروع کیا جائے گا۔
(الف) مڈل(Tech) (ب) انٹرمیڈیٹ(Tech) (ج) ڈگری(Tech) (د) میٹرک(Tech)

52- پاکستان میں قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم کس جماعت تک لازمی قرار دی گئی ہے؟
(الف) آٹھویں جماعت تک (ب) نویں جماعت تک (ج) پانچویں جماعت تک (د) دسویں جماعت تک

53- نیشنل ایجوکیشن پالیسی (1998-2010ء) کے تحت ملک میں مزید یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
(الف) 20 (ب) 23 (ج) 25 (د) 33

54- نیشنل ایجوکیشن پالیسی کے تحت ملک میں ڈگری کالج کھولے جائیں گے۔
(الف) 1000 (ب) 400 (ج) 250 (د) 500

55- فنی تعلیمی پالیسی کے تحت پیشہ ورانہ کالج کھولیں جائیں گے۔
(الف) 1000 (ب) 250 (ج) 500 (د) 23

56- ہر سال ذہین طلباء کو بیرونِ ملک حکومتی سکالرشپ پر بھیجا جائے گا۔
(الف) 100 (ب) 400 (ج) 600 (د) 200

57- 1997-98ء میں آرمی ٹیموں اور محکمہ تعلیم کے حکام بالا نے کن سکولوں کا جائزہ لیا؟
(الف) پرائمری سکولوں کا (ب) مذہبی سکولوں کا (ج) گھوسٹ سکولوں کا (د) مڈل سکولوں کا

TopStudyWorld.com

58- بی۔اے آنرز یا بی۔ایس۔سی آنرز کورس کا دورانیہ ہے۔
(الف) ایک سال (ب) دو سال (ج) تین سال (د) چار سال

59- تعلیم بالغاں کے پروگرام ریڈیو کے علاوہ نشر کیے جاتے ہیں۔
(الف) فون (ب) کیبل (ج) ٹیلی ویژن (د) انٹرنیٹ

60- چاروں ٹیکسٹ بک بورڈ نصاب کی کتابیں تیار کر کے چھپواتے ہیں۔
(الف) پہلی سے بارہویں جماعت تک (ب) پہلی سے دسویں جماعت تک
(ج) پہلی سے چودھویں جماعت تک (د) پہلی سے سولہویں جماعت تک

61- تعلیم انسان کی ضرورت ہے۔
(الف) معاشرتی (ب) ثانوی (ج) غیر ضروری (د) بنیادی

62- نیشنل ایجوکیشن پالیسی کس عرصہ کیلئے متعارف کروائی گئی؟
(الف) 1998-2010ء تک (ب) 1996-2010ء تک
(ج) 1997-2010ء تک (د) 2000-2010ء تک

63- سائنس کی تعلیم کے لیے حکومت قائم کر رہی ہے۔
(الف) کامرس کالج (ب) ہسپتال (ج) تجربہ گاہیں (د) آرٹس کے کالج

64- زرعی یونیورسٹی کہاں قائم کی گئی ہے؟
(الف) فیصل آباد (ب) لاہور (ج) ملتان (د) گجرات

65- یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کس شہر میں قائم کی گئی ہے؟
(الف) ملتان (ب) فیصل آباد (ج) لاہور (د) گوجرانوالہ

66- نصاب تعلیم میں تبدیلی ہوتی ہے۔
(الف) حسب ضرورت (ب) کبھی نہیں (ج) دس سال بعد (د) وقتاً فوقتاً

67- این جی اوز کو حکومت نے کب بعد دوپہر تعلیمی اداروں میں پارٹنرشپ کی بنیاد پر ادارے قائم کرنے کی دعوت دی؟
(الف) 2001ء (ب) 2004ء (ج) 2006ء (د) 2008ء

68- بالغ عورتوں مردوں کو لکھنا پڑھنا سکھانا کہلاتا ہے۔
(الف) سکینڈری تعلیم (ب) تعلیم بالغاں (ج) پرائمری تعلیم (د) سائنسی تعلیم

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

جوابات

1-	ج	2-	د	3-	ج	4-	د	5-	الف	6-	د
7-	الف	8-	ج	9-	الف	10-	ب	11-	د	12-	ج
13-	د	14-	د	15-	ب	16-	الف	17-	الف	18-	د
19-	الف	20-	د	21-	ج	22-	ب	23-	الف	24-	الف
25-	ب	26-	الف	27-	د	28-	ج	29-	الف	30-	ب
31-	الف	32-	ج	33-	د	34-	الف	35-	ج	36-	الف
37-	ج	38-	ب	39-	د	40-	ج	41-	ب	42-	ج
43-	د	44-	الف	45-	ب	46-	د	47-	الف	48-	ب
49-	الف	50-	ب	51-	د	52-	الف	53-	ب	54-	د
55-	ب	56-	الف	57-	ج	58-	ج	59-	ج	60-	الف
61-	د	62-	الف	63-	ج	64-	الف	65-	ج	66-	د
67-	الف	68-	ب								

TopStudyWorld.com